Received on 5-6-74

پیارے نبیؐ کی

پیاری زبان

چوتھا حصہ

مؤلف

مولینا عبدالرحمٰن طاہر سورتی مدظلہ

شائع کردہ

ادارہ فروغ عربی (پاکستان) میرپور خاص

زیرسرپرستی۔ انجمن ترقی عربی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

"میں نے آپ کے جاری کردہ عربی نصاب کا پہلا حصہ بغور دیکھا۔ اس کو پڑھنے کے بعد میرا تاثر ہے کہ یہ عربی زبان سکھانے کا آسان ترین طریقہ ہے میں آپ کے اس نیک کام میں تعاون کرنا چاہتا ہوں۔ میرے بچے جو لندن میں مقیم ہیں وہ بھی اس کے ذریعے عربی سیکھیں گے۔ یہ ایک سو روپیہ پیش خدمت ہے۔"

"لندن، ۳۰ جنوری ۱۹۵۸ء مکرمی! السلام علیکم! عربی نصاب کا پہلا حصہ میں لاہور سے خود لے آیا تھا، دوسرا حصہ آپ نے مجھے بذریعہ ڈاک لندن روانہ کر دیا تھا لیکن اسکے بعد تیسرا حصہ ابھی تک موصول نہیں ہوا پہلے دونوں ختم ہو چکے ہیں اور اب تیسرے کا انتظار اور ضرورت ہے تاکہ کام جاری رکھا جا سکے۔ بواپسی ڈاک جواب سے مشکور فرمائیں۔"

جب تیسرا حصہ بھیجنے کے بعد جواب میں بتایا گیا کہ یہ سلسلہ انشاء اللہ پورا کیا جائے گا۔ "تاخیر کا باعث صرف مالی کمزوری ہے"

تو اس کے جواب میں مندرجہ ذیل تحریر ملی:۔ "آپ کی تکلیف کے پیش نظر اس خط میں ۵۰۰ روپیہ کا چیک ارسال کر رہا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ میاں آپکی مشکلیں آسان کرے اور آپ کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ والسلام

لوگ لندن انگریزی پڑھنے کیلئے جاتے ہیں ہم لندن میں اپنے اس عربی زبان کے مشتاق طالب علم گلزار محمد چغتائی کے نام اپنی یہ کتاب معنون کرتے ہیں۔

مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

١-١٢

١- الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

(١- پہلا سبق)

أَخَذَ: پکڑا۔ لیا۔ أَمَرَ: حکم دیا۔ تَرَكَ: چھوڑا
رَكِبَ: وہ چڑھا۔ سوار ہوا۔ رَحِمَ: رحم کیا، مہربانی کی۔ نَزَلَ: اترا۔
ظَلَمَ: ظلم کیا، حق تلفی کی۔ صَنَعَ: بنایا۔ عَرَفَ: جانا پہچانا۔ كَسَبَ:
کمایا۔ نَصَرَ: مدد کی۔ نَفَعَ: فائدہ پہنچایا، نفع دیا۔

(١) أَخَذَتْ ثُمَّ تَرَكَتْ (٢) أَمَرَ اللّٰهُ (٣) رَكِبَ نُوحٌ (٤) رَحِمَ
اللّٰهُ (٥) نَزَلَ الْقُرْآنُ (٦) نَزَلَتِ الطَّيَّارَةُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ
(٧) أَنْتَ ظَلَمْتَ عَلَيْهِ (٨) أَنَا صَنَعْتُ (٩) أَنْتِ عَرَفْتِ فَأَنْتِ
عَارِفَةٌ (١٠) أَنْتَ كَسَبْتَ فَأَنْتَ كَاسِبٌ (١١) نَصَرَ اللّٰهُ
وَهُوَ نَاصِرٌ (١٢) نَفَعَتِ الصَّلٰوةُ۔

(ترجمہ) (١) اس (مونث) نے پکڑا پھر اس (مونث) نے چھوڑا
(٢) اللہ نے حکم دیا (٣) نوح سوار ہوا (٤) اللہ نے رحم کیا (٥) قرآن اترا۔
(٦) ہوائی جہاز آسمان سے زمین کی طرف اُترا (٧) تو نے اس پر ظلم کیا (٨)
میں نے بنایا (٩) تو (مونث) نے پہچانا تو تو (مونث) پہچاننے والی ہے
(١٠) تو نے کمایا تو تُو کمانے والا ہے (١١) اللہ نے مدد کی اور وہ مدد
کرنے والا ہے (١٢) نماز نے فائدہ پہنچایا۔

(قاعدہ) اوپر کے جملوں میں فعل ماضی کی مختلف شکلیں استعمال کی گئی ہیں۔ اور کہیں ان فعلوں سے اسم فاعل بھی بناکر استعمال کیا گیا ہے اسم فاعل بنانے کا قاعدہ آپ کو دوسرے حصے میں بتادیا گیا ہے۔ یہاں یہ یاد رکھئے کہ جب کسی فعل کے شروع میں ہمزہ ہو تو اس کے بعد اسم فاعل کا الف بڑھانے کے بعد اس کی شکل مدوالے الف "آ" کی بن جاتی ہے مثلاً أَكَلَ سے اسم فاعل آكِلٌ: کھانے والا۔ اسی طرح أَخَذَ سے اسم فاعل آخِذٌ: پکڑنے والا، اور أَمَرَ سے اسم فاعل آمِرٌ: "حکم دینے والا" بنے گا۔ مؤنث بنانے کے لئے آخر میں "ۃ" اضافہ کردیں جیسے آمِرٌ سے آمِرَةٌ: حکم دینے والی۔ آخِذٌ سے آخِذَةٌ: پکڑنے والی۔ لینے والی۔

(قاعدہ) تیسرے حصہ میں ہم نے بتایا ہے کہ ماضی کے بیچ کے حرف پر کبھی زبر، کبھی زیر اور کبھی پیش ہوتا ہے، ہم اس بیچ کے حرف کو "ع" بھی کہہ دیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم ہر فعل کو "فَعَلَ" کی ترازو میں تولتے ہیں۔ جو حرف "ف" کے نیچے ہو۔ اسے "ف" کہتے ہیں، جو "ع" کے نیچے ہو اسے "ع" کہتے ہیں اور جو "ل" کے نیچے ہو اسے "ل" کہتے ہیں۔ مثالیں:۔

ف	ع	ل	
عَ	لِ	مَ	عَلِمَ میں بیچ کا حرف "ل" ہے یہ "ل" "ع" کے نیچے ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ عَلِمَ میں "ع" پر زیر ہے۔

ف كَ	ع فَ	ل رَ	كَفَرَ میں بیچ کا حرف "ف" ہے یہ "ف" "ع" کے نیچے ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَفَرَ میں "ع" پر زبر ہے۔
سَ	مِ	عَ	سَمِعَ میں بیچ کا حرف "م" ہے یہ "م" "ع" کے نیچے ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ سَمِعَ میں "ع" پر زیر ہے
كَ	بُ	رَ	كَبُرَ میں بیچ کا حرف "ب" ہے یہ "ب" "ع" کے نیچے ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ كَبُرَ میں "ع" پر پیش ہے

کِس فعل کی "ع" پر کونسی حرکت (زبر، زیر، پیش) دینی چاہیے۔ اس کے لئے کچھ قاعدے ہیں لیکن آسان اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ لغت کی کتاب (ڈکشنری) کے ذریعے "ع" کی حرکت معلوم کی جائے۔

(۱) يَقْرَأُ التِّلْمِيْذُ (۲) يَذْهَبُ الْأُسْتَاذُ (۳) يَفْتَحُ اللّٰهُ (۴) يَجْمَعُ اللّٰهُ (۵) يَعْمَلُ الرَّجُلُ (۶) يَعْلَمُ الْأَخُ (۷) يَجْهَلُ الْإِبْنُ (۸) يَفْهَمُ حَامِدٌ (۹) يَرْحَمُ اللّٰهُ (۱۰) يَنْفَعُ الْكِتَابُ (۱۱) يَصْنَعُ ذَاكِرٌ۔

(ترجمہ) (۱) شاگرد پڑھتا ہے یا پڑھے گا (۲) استاد جاتا ہے یا جائے گا (۳) اللہ کھولتا ہے یا کھولے گا (۴) اللہ جمع کرتا ہے یا جمع کرے گا (۵) مرد کام کرتا ہے یا کام کرے گا (۶) بھائی جانتا ہے یا جانے گا (۷) بیٹا جہالت کرتا ہے یا جہالت کرے گا (۸) حامد سمجھتا ہے یا سمجھے گا (۹) اللہ رحم کرتا ہے یا رحم کرے گا۔ (۱۰) کتاب فائدہ پہنچاتی ہے یا فائدہ پہنچائے گی (۱۱) ذاکر بناتا ہے یا بنائے گا۔

(قاعدہ) اوپر گیارہ جملے ہیں جن میں پہلا حصہ فعل ہے اور دوسرا فاعل ہے لیکن غور سے دیکھئے۔ یہ فعل پچھلے پڑھے ہوئے فعلوں سے مختلف ہیں۔ پچھلے افعال ماضی تھے۔ یہ افعال ماضی نہیں ہیں۔ ذرا معنے دیکھئے۔ "یَقْرَأُ": پڑھتا ہے یا پڑھے گا"۔ "پڑھتا ہے" زمانہ حال (موجودہ) کے معنے ہیں) اور "پڑھے گا" (زمانہ مستقبل (آئندہ) کے معنے ہیں) گویا ان فعلوں میں زمانۂ ماضی کے معنے نہیں ہیں۔ بلکہ زمانۂ حال اور زمانۂ مستقبل کے معنے ہیں۔ اسی لئے آپ نے ترجمہ میں دیکھا کہ دونوں زمانے ہیں۔ اگر آپ کو کہنا ہے "وہ پڑھے گا" تو بھی آپ عربی میں یَقْرَأُ کہیں گے۔ ایسا فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔ اسے عربی میں فِعلِ مُضارع کہتے ہیں۔

(۱) تَقْرَأُ مَرْيَمُ (۲) تَذْهَبُ فَاطِمَةُ (۳) تَعْمَلُ الْمَرْأَةُ (۴) تَعْلَمُ الْأُخْتُ (۵) تَجْهَلُ الْبِنْتُ (۶) تَرْحَمُ الْأُمُّ (۷) تَنْفَعُ الصَّلٰوةُ۔

(ترجمہ) (۱) مریم پڑھتی ہے یا پڑھے گی (۲) فاطمہ جاتی ہے یا جائے گی (۳) عورت کام کرتی ہے یا کام کرے گی (۴) بہن جانتی ہے یا جانے گی (۵) بیٹی نادانی کرتی ہے یا نادانی کرے گی (۶) ماں مہربانی کرتی ہے یا مہربانی کرے گی (۷) نماز فائدہ دیتی ہے یا فائدہ دے گی۔

(۱) يَا حَامِدُ! أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (۲) أَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۳) يَا مَرْيَمُ! أَيْنَ تَذْهَبِيْنَ؟ (۴) أَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْبَيْتِ (۵) أَتَفْهَمُ يَا تِلْمِيْذُ؟ (۶) نَعَمْ، أَفْهَمُ يَا أُسْتَاذُ (۷) لِمَ تَجْهَلِيْنَ يَا بِنْتُ؟ (۸) أَأَنْتِ تَعْلَمِيْنَ؟ (۹) نَعَمْ أَنَا أَعْلَمُ (۱۰) أَأَنْتَ تَرْحَمُ؟ (۱۱) نَعَمْ، أَنَا أَرْحَمُ۔

(ترجمہ) (۱) اے حامد! تو کہاں جاتا ہے؟ (۲) میں مدرسہ کی طرف جاتا ہوں (۳) اے مریم! تو کہاں جاتی ہے؟ (۴) میں گھر کی طرف جاتی ہوں (۵) اے شاگرد! کیا تو سمجھتا ہے؟ (۶) ہاں! اے استاد میں سمجھتا ہوں (۷) اے بیٹی! تو نادانی کیوں کرتی ہے؟ (۸) کیا تو جانتی ہے؟ (۹) ہاں میں جانتی ہوں (۱۰) کیا تو مہربانی کرتا ہے؟ (۱۱) ہاں! میں مہربانی کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ اوپر کے جملوں میں ہم نے مضارع کے فعلوں کا ترجمہ صرف زمانۂ حال کے معنوں میں کیا ہے۔ آپ مستقبل کے معنی بھی کر سکتے ہیں

(قاعدہ) جس طرح آپ نے فعل ماضی کی پانچ شکلیں بنانا سیکھی ہیں اسی طرح فعل مضارع کی بھی پانچ شکلیں آپ نے اوپر معلوم کر لی ہیں۔ یہ پانچوں شکلیں۔

(۱) هُوَ (۲) هِيَ (۳) أَنْتَ (۴) أَنْتِ (۵) أَنَا کے ساتھ استعمال ہو سکتی ہیں۔ مثالیں:۔

ضمیر	فعل ماضی	معنے	فعل مضارع	معنے
(۱) هُوَ	(۱) قَرَأَ	اس نے پڑھا	(۱) يَقْرَأُ	وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا
(۲) هِيَ	(۲) قَرَأَتْ	اس (مؤنث) نے پڑھا	(۲) تَقْرَأُ	وہ پڑھتی ہے یا پڑھے گی
(۳) أَنْتَ	(۳) قَرَأْتَ	تو نے پڑھا	(۳) تَقْرَأُ	تو پڑھتا ہے یا پڑھے گا
(۴) أَنْتِ	(۴) قَرَأْتِ	تو مؤنث نے پڑھا	(۴) تَقْرَئِيْنَ	تو پڑھتی ہے یا پڑھے گی
(۵) أَنَا	(۵) قَرَأْتُ	میں نے پڑھا (مذکر و مؤنث)	(۵) أَقْرَأُ	میں پڑھتا ہوں یا پڑھونگا میں پڑھتی ہوں یا پڑھونگی (مذکر و مؤنث)

(**قاعدہ**) فعل مضارع بنانے کے لئے ماضی کی پہلی شکل کے شروع اور آخر میں کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ مضارع کی پانچوں شکلیں غور سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ شروع میں "ي، ت، أَ" میں سے کوئی حرف لگا ہے اور آخری حرف کو پیش لگایا گیا ہے چوتھی شکل کے آخر میں "يْنَ" بڑھایا جاتا ہے۔ اب آپ اس طرح ماضی کی پہلی شکل سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں بنا سکتے ہیں۔

ہم نے بتایا تھا کہ فعل ماضی کی ہر شکل میں ایک ضمیر جو فاعل ہوتی ہے، پوشیدہ رہتی ہے۔ اسی طرح فعل مضارع میں ایک ضمیر جو فاعل ہوتی ہے پوشیدہ رہتی ہے پہلی شکل میں "هُوَ" بڑھا کر "هُوَ يَقْرَأُ" دوسری شکل میں "هِيَ" بڑھا کر "هِيَ تَقْرَأُ" تیسری شکل میں "أَنْتَ" لگا کر "أَنْتَ تَقْرَأُ"، چوتھی شکل میں "أَنْتِ" لگا کر "أَنْتِ تَقْرَئِيْنَ" اور پانچویں شکل میں "أَنَا" بڑھا کر "أَنَا أَقْرَأُ" بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۱) أَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَقْرَأُ فِيهَا (۲) يَذْهَبُ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ (۳) مَعَ مَنْ تَذْهَبِيْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۴) أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مَعَ الْأُمِّ (۵) مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُخْتُ؟

(ترجمہ) (۱) میں مدرسہ جاتا ہوں اور اس میں پڑھتا ہوں۔ (۲) عبداللہ نماز کے لئے مسجد جاتا ہے (۳) تو مدرسہ کس کے ساتھ جاتی ہے؟ (۴) میں ماں کے ساتھ مدرسہ جاتی ہوں (۵) اے بہن! تو کیا بناتی ہے؟

مشق (۱) مندرجہ ذیل ماضی فعلوں سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھئے، ہر شکل کے ساتھ اس کے مطابق هُوَ، هِيَ، أَنْتَ، أَنْتِ، أَنَا (ضمیر) بھی لگایئے۔

(۱) ذَهَبَ (۲) صَنَعْتُ (۳) قَرَأْتَ (۴) جَهِلْتِ (۵) عَلِمْتُ (۶) فَهِمْتُ (۷) نَفَعْتَ (۸) رَحِمْتِ (۹) عَمِلْتُ۔ (۱۰) جَمَعْتُ۔

مشق (۲) مندرجہ ذیل فعلوں کے مضارع کی "ع" پر کیا حرکت (زبر، زیر، پیش) ہوگی۔

(۱) صَغُرَ (۲) قَرَأَ (۳) سَمِعَ (۴) عَلِمَ (۵) كَبُرَ (۶) أَمَرَ (۷) نَفَعَ (۸) كَذَبَ۔

٢- الدَّرْسُ الثَّانِي

(٢- دوسرا سبق)

(١) هُوَ يَكْفُرُ بِاللّٰهِ وَهُوَ كَافِرٌ (٢) هِيَ تَنْصُرُ (٣) أَنْتَ تَكْتُبُ بِقَلَمِ الرَّصَاصِ (٤) أَنْتِ تَدْخُلِيْنَ فِي الْبَيْتِ (٥) أَنَا أَحْضُرُ عِنْدَكَ (٦) أَنَا أَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ (٧) هِيَ تَصْدُقُ وَأَنْتِ تَكْفُرِيْنَ (٨) أَنَا أَخْرُجُ مِنَ الْغُرْفَةِ (٩) يَخْلُقُ اللّٰهُ (١٠) أَنَا أَشْكُرُ (١١) أَتَقْتُلِيْنَ؟ (١٢) أَنَا آخُذُ وَأَتْرُكُ (١٣) يَأْمُرُ اللّٰهُ (١٤) أَنَا آكُلُ فِي الْبَيْتِ۔

(ترجمہ) (١) وہ اللہ کا انکار کرتا ہے اور وہ انکار کرنے والا ہے (٢) وہ مدد کرتی ہے (٣) تو پنسل سے لکھتا ہے (٤) تو گھر میں داخل ہوتی ہے (٥) میں تیرے پاس آتا ہوں (٦) میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں (٧) وہ سچ بولتی ہے اور تو انکار کرتی ہے (٨) میں کمرے سے نکلتا ہوں (٩) اللہ پیدا کرتا ہے (١٠) میں شکر کرتا ہوں (١١) کیا تو قتل کرتی ہے؟ (١٢) میں پکڑتا ہوں اور چھوڑتا ہوں (١٣) اللہ حکم دیتا ہے (١٤) میں گھر میں کھاتا ہوں۔

(١) يَكْذِبُ الْكَافِرُ (٢) تَصْبِرُ الْمُؤْمِنَةُ (٣) أَنْتِ تَجْلِسِيْنَ عَلَى الْكُرْسِيِّ (٤) أَنْزِلُ عَلَى الْأَرْضِ (٥) أَأَنْتِ تَكْتُبِيْنَ؟ (٦) نَعَمْ أَنَا أَكْتُبُ (٧) أَتَرْجِعُ إِلَى الْمَكْتَبِ؟ (٨) نَعَمْ أَرْجِعُ إِلَى الْمَكْتَبِ

(ترجمہ) (۱) کافر جھوٹ بولتا ہے (۲) ایمان والی صبر کرتی ہے (۳) تو کرسی پر بیٹھتی ہے (۴) میں زمین پر اترتا ہوں (۵) کیا تو کماتی ہے؟ (۶) ہاں میں کماتی ہوں (۷) کیا تو دفتر کی طرف واپس آتا ہے (۸) ہاں میں دفتر کی طرف واپس آتا ہوں۔

(قاعدہ) جس طرح فعل ماضی کی "ع" پر کبھی زبر کبھی زیر کبھی پیش ہوتا ہے فعل مضارع کی "ع" پر بھی کبھی زبر، کبھی زیر اور کبھی پیش ہوتا ہے۔
"ع" معلوم کرنے کے لئے بھی وہی طریقہ ہے جو ماضی میں گزرا۔ مثالیں۔

یَفْعَلُ	یَفْعَلُ	تَفْعَلُ	تَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلُ
	یَ فْ | عَ | لُ	تَ فْ | عَ | لُ	تَ فْ | عَ | لِ یْ نَ	اَ فْ | عَ | لُ
یَسْمَعُ	یَ سْ | مَ | عُ	تَ سْ | مَ | عُ	تَ سْ | مَ | عِ یْ نَ	اَ سْ | مَ | عُ
یَضْرِبُ	یَ ضْ | رِ | بُ	تَ ضْ | رِ | بُ	تَ ضْ | رِ | بِ یْ نَ	اَ ضْ | رِ | بُ
یَنْصُرُ	یَ نْ | صُ | رُ	تَ نْ | صُ | رُ	تَ نْ | صُ | رِ یْ نَ	اَ نْ | صُ | رُ

دیکھئے یَفْعَلُ کی "ع" کے نیچے جو حرف ہے اسے "ع" کہا جائے گا۔
"یَسْمَعُ" میں "ع" کے نیچے "مَ" (زبر لگا ہوا میم) ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یَسْمَعُ میں "ع" پر زبر ہے، اسی طرح "یَضْرِبُ" میں "ع" کے نیچے "رِ" (زیر لگی ہوئی ر) ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ "یَضْرِبُ" میں "ع" پر زیر ہے اسی طرح "یَنْصُرُ" میں "ع" کے نیچے "صُ" (پیش لگا ہوا صاد) ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ "ع" پر پیش ہے۔

(قاعدہ) مضارع کی "ع" پر کب زبر، کب زیر، کب پیش لگے گا۔

اس کے لئے کچھ تو آسان قاعدے ہیں جو ہم بتا دیتے ہیں اور کچھ آیندہ زیادہ عربی پڑھ لینے کے بعد آپ کو معلوم ہوں گے۔

(۱) اگر ماضی کی "ع" پر زبر ہو تو اس کے مضارع کی "ع" پر زبر لگایا جائیگا۔ جیسے

سَمِعَ سے مضارع یَسْمَعُ

عَلِمَ سے مضارع یَعْلَمُ

(۲) اگر ماضی کی "ع" پر پیش ہو تو مضارع کی "ع" پر بھی پیش لگایا جائے گا۔ جیسے :-

صَغُرَ سے مضارع یَصْغُرُ

کَبُرَ سے مضارع یَکْبُرُ

(۳) اگر ماضی کی "ع" پر زبر ہو تو مضارع کی عین پر کبھی زبر، کبھی زیر اور کبھی پیش لگتا ہے۔ فی الحال ایسے فعلوں کی "ع" پر حرکت سبق میں دی ہوئی مضارع کی شکلوں سے معلوم کیجیے۔ نیز لغت کی کتاب (ڈکشنری) سے بھی یہ حرکتیں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

مشق (۱) مندرجہ ذیل فعلوں میں ماضی اور مضارع کی "ع" پر حرکتیں بتائیے۔

(۱) نصر (۲) ضرب (۳) قتل (۴) رجع (۵) صغر (۶) فھم (۷) فعل (۸) خلق (۹) کذب (۱۰) شرب

مشق (۲) عربی بنائیے :- (۱) کیا تو کرسی پر بیٹھے گی ؟ (۲) کون کماتی ہے اور کون بیٹھتی ہے ؟ (۳) اللہ سنتا ہے اور وہ جانتا ہے (۴) تو کس کی طرف دیکھتی ہے (۵) تو کس چیز سے سنتا ہے ؟ (۶) میں آنکھ سے دیکھتا ہوں (۷) میں ہاتھ سے لکھتی ہوں (۸) میں قرآن میں سے پڑھتا ہوں (۹) حامد گھر کی طرف واپس آئیگا (۱۰) انسانی مانگی

4-3

۳- اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

(۳- تیسرا سبق)

مَا، نہ، نہیں (نافیہ) - سَ، سَوْفَ :- گا، گی، گے،
شَیْطَانٌ : شیطان، سرکش، خدا کی رحمت سے دور رہنے والا -
مَعْرُوْفٌ : نیکی، بھلائی (جسے عقل اور دین اچھا بتائے)
مُنْکَرٌ : برائی، ناپسندیدہ کام یا بات (جسے عقل اور دین برا بتلائے)
وَ، بِ، تَ : قسم ہے (حروفِ جارہ) بَلٰی : کیوں نہیں، ہاں -

(۱) وَاللّٰهِ (۲) بِاللّٰهِ (۳) تَاللّٰهِ (۴) وَالْقَلَمِ (۵) وَالشَّمْسِ (۶) وَرَبِّكَ (۷) وَرَبِّیْ (۸) وَاللّٰهِ اَنَا صَادِقٌ (۹) بِاللّٰهِ هُوَ كَاذِبٌ -

(ترجمہ) (۱) اللہ کی قسم (۲) اللہ کی قسم (۳) اللہ کی قسم (۴) قلم کی قسم (۵) سورج کی قسم (۶) تیرے رب کی قسم (۷) میرے رب کی قسم (۸) اللہ کی قسم میں سچا ہوں (۹) بخدا وہ جھوٹا ہے -

(قاعدہ) وَ، بِ، تَ، اسم کے شروع میں آتے ہیں اور اس اسم کے آخر میں زیر لگا دیتے ہیں - یہ بھی حروف جارہ ہیں - آپ نے ایک "وَ" پہلے پڑھا ہے - وہ دو لفظوں اور دو جملوں کو ملاتا ہے - اور وہ اپنے بعد آنے والے اسم کو زیر بھی نہیں دیتا - قسم کا "وَ" "بِ" اور "تَ" جملہ کے شروع میں آتے ہیں -

(۱) أَكَفَرْتَ بِاللّٰهِ (۲) لَا، مَا كَفَرْتُ بِاللّٰهِ (۳) أَذَهَبْتَ

إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ؟ (۴) لَا، مَا ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ (۵) أَكَذَبْتَ؟
(۶) لَا، مَا كَذَبْتُ (۷) هَلْ أَخَذْتَ؟ (۸) لَا، مَا أَخَذْتُ (۹)
أَحَضَرَتْ مَرْيَمُ؟ (۱۰) لَا، مَا حَضَرَتْ مَرْيَمُ۔

(ترجمہ) (۱) کیا تو نے اللہ کا انکار کیا؟ (۲) نہیں میں نے اللہ کا انکار نہیں کیا (۳) کیا تو نماز کے لئے مسجد گئی۔ (۴) نہیں میں مسجد نہیں گئی (۵) کیا تو جھوٹ بولا؟ (۶) نہیں میں جھوٹ نہیں بولا (۷) کیا تو نے لیا (۸) نہیں میں نے نہیں لیا (۹) کیا مریم آئی؟ (۱۰) نہیں مریم نہیں آئی۔

(۱) هَلْ يَأْمُرُ الشَّيْطَانُ بِالْمَعْرُوْفِ؟ (۲) الشَّيْطَانُ لَا يَأْمُرُ
بِالْمَعْرُوْفِ (۳) أَيَأْمُرُ اللّٰهُ بِالْمُنْكَرِ؟ (۴) اَللّٰهُ لَا يَأْمُرُ
بِالْمُنْكَرِ (۵) لَا يَنْفَعُ الشَّيْطَانُ (۶) أَنَا لَا آكُلُ وَلَا أَشْرَبُ
(۷) أَنْتِ لَا تَكْذِبِيْنَ (۸) أَنَا لَا أَكْفُرُ بِاللّٰهِ (۹) أَنَا لَا أَكْتُبُ
بِقَلَمِ الرَّصَاصِ۔

(ترجمہ) (۱) کیا شیطان بھلائی کا حکم دیتا ہے؟ (۲) شیطان بھلائی کا حکم نہیں دیتا ہے (۳) کیا اللہ برائی کا حکم دیتا ہے؟ (۴) اللہ برائی کا حکم نہیں دیتا ہے (۵) شیطان فائدہ نہیں پہنچاتا ہے (۶) میں نہیں کھاؤں گا اور نہیں پیوں گا (۷) تو جھوٹ نہیں بولتی ہے۔ (۸) میں اللہ کا انکار نہیں کرتا ہوں (۹) میں پنسل سے نہیں لکھتا ہوں۔

(قاعدہ) فعل ماضی میں اگر انکار کے معنے پیدا کرنے ہوں تو اس سے پہلے "مَا" بڑھا دیتے ہیں۔ اس "مَا" کے معنے "نہ" یا "نہیں"

کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے "مَا نَافِیَہ" یعنی انکار کرنے والا کہتے ہیں۔ جیسے "مَا أَكَلْتُ": میں نے نہیں کھایا۔ "مَا ذَهَبَ" وہ نہیں گیا۔ اسی طرح اگر فعل مضارع میں انکار کے معنے پیدا کرنے ہوں تو اس کے شروع میں "لَا" بڑھا دیتے ہیں جیسے "لَا يَنْصُرُ" وہ مدد نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا۔ اور "لَا يَنْظُرُ": وہ نہیں دیکھے گا۔

(۱) أَلَا تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ؟ (۲) بَلٰى، آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ (۳) أَلَا يَأْمُرُ الشَّيْطَانُ بِالْمُنْكَرِ؟ (۴) بَلٰى يَأْمُرُ الشَّيْطَانُ بِالْمُنْكَرِ (۵) أَمَا كَذَبْتَ؟ (۶) بَلٰى كَذَبْتُ (۷) أَلَا تَذْهَبُ؟ (۸) بَلٰى أَذْهَبُ (۹) أَلَا تَكْفُرُ بِالشَّيْطَانِ؟ (۱۰) بَلٰى أَكْفُرُ بِالشَّيْطَانِ۔

(ترجمہ) (۱) کیا تو بھلائی کا حکم نہیں دیتا ہے؟ (۲) ہاں میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں (۳) کیا شیطان برائی کا حکم نہیں دیتا ہے؟ (۴) کیوں نہیں، شیطان برائی کا حکم دیتا ہے (۵) کیا تو جھوٹ نہیں بولا؟ (۶) ہاں میں جھوٹ بولا (۷) کیا تو نہیں جائے گا؟ (۸) کیوں نہیں میں جاؤں گا۔ (۹) کیا تو شیطان کا انکار نہیں کرتا ہے؟ (۱۰) کیوں نہیں میں شیطان کا انکار کرتا ہوں۔

(قاعدہ) أ اور هَلْ کا فرق

أ اور "هَلْ" دونوں جملہ میں سوالیہ معنے پیدا کرتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ "هَلْ" کے بعد انکار نہیں ہوتا "أ" کے بعد اقرار اور انکار

دونوں آتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ کو کہنا ہو کیا وہ نہیں گیا؟ تو اس کا ترجمہ "أَمَا ذَهَبَ؟ ہوگا۔ "هَلْ مَا ذَهَبَ" غلط ہے کیوں کہ "مَا" انکار کے معنے رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ کو کہنا ہو "کیا تو نہیں کھائے گا؟" تو اس کا ترجمہ "أَلَا تَأْكُلُ؟" ہوگا "هَلْ لَا تَأْكُلُ" غلط ہے۔

بَلٰی اور نَعَمْ کا فرق | بَلٰی اور نَعَمْ" میں فرق یہ ہے کہ "بَلٰی" ایسے جملے کے بعد جواب میں بولا جاتا ہے جس میں انکار ہو۔ "بَلٰی" اس جملے کے انکار کو ختم کر دیتا ہے اور اقرار کے معنے پیدا کر دیتا ہے اسی لئے اردو میں اس کے معنے "ہاں" کیوں نہیں کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر أَمَا كَذَبْتَ؟ کے جواب میں بَلٰی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انکار "مَا" کو نکال دیا جائے۔ یعنی ہاں میں جھوٹ بولا اسی لئے "بَلٰی" کے بعد جواب میں انکار نہیں ہوتا۔ آپ أَمَا كَذَبْتَ کے جواب میں "بَلٰی كَذَبْتُ" کہیں گے۔ اگر آپ یہ کہنا چاہیں کہ ہاں میں جھوٹ نہیں بولا" تو آپ کو جواب میں "بَلٰی" کی جگہ "نَعَمْ" کہنا پڑیگا غور کیجئے۔ "أَمَا كَفَرْتَ؟" (کیا تو نے انکار نہیں کیا؟) کے جواب میں اگر آپ صرف "بَلٰی" کہیں گے تو اس کے معنی ہیں "ہاں میں نے انکار کیا"؛ لیکن اسی سوال کے جواب میں اگر آپ "بَلٰی" کی جگہ "نَعَمْ" کہہ دیں تو اس کے معنے ہیں "ہاں، میں نے انکار نہیں کیا۔ یہ بڑا واضح اور اہم فرق ہے۔ اسے خوب سمجھ لیجئے۔

(۱) سَيَعْلَمُ اللّٰهُ (۲) سَوْفَ تَعْلَمِيْنَ (۳) سَأَشْكُرُ لَكَ

(۴) سَوْفَ أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۵) سَيَرْجِعُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ (۶) سَوْفَ أَقْرَأُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (۷) سَوْفَ لَا أُكْذِبُ (۸) سَوْفَ لَا يَضْرِبُهُ الْأُسْتَاذُ۔

(ترجمہ) (۱) اللہ معلوم کرے گا (۲) تو جانے گی (۳) میں تیرا شکر کر دوں گا (۴) میں مدرسہ جاؤں گا (۵) وہ نماز کے بعد واپس آئے گا (۶) میں مغرب کے بعد پڑھوں گا (۷) میں جھوٹ نہیں بولوں گا (۸) استاذ نہیں مارے گا۔

(قاعدہ) آپ کو بتایا گیا ہے کہ فعل مضارع میں زمانہ حال (موجودہ) اور زمانہ مستقبل (آئندہ) دونوں معنے پائے جاتے ہیں۔ جہاں فعل مضارع ہو وہاں آپ حسب موقع حال یا مستقبل کے معنے کر سکتے ہیں۔ لیکن جب مضارع کے شروع میں "سَ" یا "سَوْفَ" لگا دیا جائے تو پھر اس میں حال کے معنے باقی نہیں رہتے بلکہ صرف مستقبل کے معنے باقی رہ جاتے ہیں۔ "سَ" کے بعد انکار کے لئے "لَا" نہیں آتا۔ "سَوْفَ" کے بعد "لَا" استعمال ہو جاتا ہے۔ "سَ" اور "سَوْفَ" کے معنے عنقریب، جلد ہی، بھی کئے جاتے ہیں، مثلاً سَأَذْهَبُ میں عنقریب جاؤں گا یا میں جلد ہی جاؤں گا۔ یہ یاد رکھئے کہ "سَ" اور "سَوْفَ" ماضی پر نہیں لگائے جاتے۔

مشق (۱) عربی بنائیے:۔ (۱) کیا تو نے نہیں کھایا؟ (۲) کیا تو نہیں کھاتا ہے؟ (۳) کیوں نہیں، میں کھاتا ہوں (۴) میں جاؤں گا (۵) میں نہیں کھاؤں گا (۶) میں عنقریب واپس آؤں گا (۷) بخدا میں جھوٹ نہیں بولوں گا (۸) میرے رب کی قسم میں سچی ہوں (۹) اللہ بھلائی کا حکم دیتا ہے اور شیطان برائی کا حکم دیتا ہے (۱۰) وہ نفع نہیں پہنچائے گا۔

مشق (۲) جملے درست کیجئے:۔ (۱) هَلْ مَا ذَهَبْتَ؟ (۲) هَلْ لَا يَأْكُلُ (۳) سَلَا أَقْرَأُ (۴) هُوَ تَرْجِعِيْنَ ثُمَّ أَنَا يَرْجِعُ (۵) سَوْفَ أَكَلَ۔

۴- الدَّرْسُ الرَّابِعُ

(۴- چوتھا سبق)

طَعَامٌ: کھانا۔ خُبْزٌ: روٹی۔ لَبَنٌ: دودھ۔ لَحْمٌ: گوشت
شَايٌ: چائے۔ بَقَرَةٌ: گائے۔ شَاةٌ: بکری۔ قَمْحٌ، حِنْطَةٌ: گیہوں
شَعِيْرٌ: جو۔ فَاكِهَةٌ: پھل۔ فِنْجَانٌ: پیالی۔ مِلْعَقَةٌ: چمچہ۔ شَوْكَةٌ: کانٹا۔

(۱) خُبْزُ الْقَمْحِ (۲) خُبْزُ الشَّعِيْرِ (۳) لَبَنُ الْبَقَرَةِ (۴) لَبَنُ الشَّاةِ
(۵) لَحْمُ الْبَقَرَةِ (۶) لَحْمُ الشَّاةِ (۷) فِنْجَانُ الشَّايِ (۸) مِلْعَقَةُ الشَّايِ

(ترجمہ) (۱) گیہوں کی روٹی (۲) جو کی روٹی (۳) گائے کا دودھ (۴) بکری کا دودھ (۵) گائے کا گوشت (۶) بکری کا گوشت (۷) چائے کی پیالی (۸) چائے کا چمچہ۔

(قاعدہ) اوپر کے مرکب ناقص ہیں یہ سب مرکب اضافی ہیں۔

(۱) أَكَلْتُ طَعَاماً (۲) أَشْرَبُ مَاءً (۳) لَا آكُلُ خُبْزاً (۴) أَتَأْكُلِيْنَ فَاكِهَةً؟ (۵) نَعَمْ، آكُلُ فَاكِهَةً (۶) مَا شَرِبْتُ شَاياً (۷) شَرِبَتْ لَبَناً وَمَا أَكَلَتْ لَحْماً (۸) أَخَذْتَ حِنْطَةً وَتَرَكْتَ شَعِيْراً۔
(۹) أَكَلْتُ دَوَاءً بِالْمِلْعَقَةِ (۱۰) آكُلُ لَحْماً بِالشَّوْكَةِ۔

(ترجمہ) (۱) میں نے کھانا کھایا (۲) میں پانی پیتا ہوں (۳) میں روٹی نہیں کھاؤں گا (۴) کیا تو پھل کھاتی ہے؟ (۵) ہاں میں پھل کھاتی ہوں۔ (۶) میں نے چائے نہیں پی (۷) اس (مؤنث) نے دودھ پیا اور گوشت نہیں

کھایا (۸) تونے گیہوں لیا اور جو چھوڑ دیا (۹) میں نے چمچہ سے دوا کھائی (۱۰) میں کانٹے سے گوشت کھاتا ہوں۔

(قاعدہ) اوپر کے جملوں کو غور سے دیکھئے۔ یہ تمام فعلیہ جملے ہیں ان میں نئی چیز یہ ہے کہ ہر فعل کے بعد جو اسم ہے اس پر دو زبر لگے ہوئے ہیں آپنے اسم پر پیش اور زیر لگا ہوا تو پہلے پڑھا ہے لیکن زبر لگے ہوئے اسماء سے اسی سبق میں تعارف ہو رہا ہے۔

فعل کے بعد آنے والے یہ دو زبر لگے ہوئے اسماء "فاعل" نہیں ہیں کیونکہ فاعل پر تو پیش ہوتا ہے دوسری چیز یہ کہ اَ کَلْتُ طَعَاماً: میں نے کھانا کھایا" میں طَعَاماً: کھانا" کوئی کام نہیں کر رہا ہے کہ ہم اسے "فَاعِل" کہہ دیں یہ دو زبر لگے ہوئے اسم وہ ہیں جن کے ساتھ کوئی کام کیا جا رہا ہے۔ مثلاً اَ کَلْتُ طَعَاماً میں "طَعَاماً" یعنی کھانے کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے کہ اسے کھایا جا رہا ہے۔ اسی طرح اَشْرَبُ مَاءً " میں "مَاءً": پانی کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے کہ اسے پیا جا رہا ہے۔ ایسا اسم جس کے ساتھ کوئی کام کیا گیا ہو یا جس پر کوئی کام کیا گیا ہو "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" کہلاتا ہے اوپر کے جملوں میں جتنے دو زبر لگے ہوئے اسماء ہیں وہ مَفْعُوْلٌ بِہٖ ہیں "ءً" اور "ۃً" کے علاوہ ہر حرف کے بعد دو زبر لگانے کے لئے الف بڑھا کر دو زبر لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً کِتَاباً۔ قَلَماً وغیرہ

(۱) یَجْمَعُ زَیْدٌ الْمَالَ (۲) تَضْرِبُ الْاُسْتَاذَۃُ التِّلْمِیْذَۃَ (۳) تَکْسِبُ خَدِیْجَۃُ الْمَالَ (۴) اَکَلَ الرَّجُلُ الْخُبْزَ (۵)

يَأْكُلُ الْأُسْتَاذُ الْفَاكِهَةَ (٦) أَكَلَتِ الْبَقَرَةُ الشَّعِيْرَ (٧) أَلَا تَأْكُلُ مَرْيَمُ الطَّعَامَ؟ (٨) بَلٰى تَأْكُلُ مَرْيَمُ الطَّعَامَ (٩) تَرْحَمُ الْأُمُّ الْبِنْتَ۔

(ترجمہ) (١) زید مال اکٹھا کرتا ہے (٢) استانی شاگردنی کو مارتی ہے (٣) خدیجہ مال کماتی ہے (٤) مرد نے روٹی کھائی (٥) استاد پھل کھاتا ہے (٦) گائے نے جو کھائے (٧) کیا مریم کھانا نہیں کھاتی ہے (٨) کیوں نہیں، مریم کھانا کھاتی ہے (٩) ماں بیٹی پر رحم کرتی ہے

(قاعدہ) اوپر کے جملوں کو بغور دیکھئے۔ یہ تمام فعلیہ جملے ہیں، فعل کے بعد پیش لگے ہوئے اسماء ہیں جو "فاعل" ہیں۔ پھر زبر لگے ہوئے اسماء ہیں، یہ "مَفْعُوْلٌ بِهٖ" ہیں مفعول بہ پر "اَلْ" ہو تو اس پر ایک زبر لگتا ہے ورنہ دو زبر لگتے ہیں۔

جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے "فعل" پھر "فاعل" اور پھر "مَفْعُوْلٌ بِهٖ" آتا ہے

(١) يَأْكُلُ ذَاكِرٌ خُبْزًا قَمْحٍ (٢) تَأْكُلُ مَرْيَمُ خُبْزَ الشَّعِيْرِ (٣) لَا يَشْرَبُ حَامِدٌ لَبَنَ الشَّاةِ (٤) لَا تَأْكُلُ زَيْنَبُ لَحْمَ الْبَقَرَةِ (٥) أَخَذَ خَلِيْلٌ كِتَابَ اللّٰهِ (٦) يَقْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ كِتَابَ اللّٰهِ۔

(ترجمہ) (١) ذاکر گیہوں کی روٹی کھاتا ہے (٢) مریم جو کی روٹی کھاتی ہے (٣) حامد بکری کا دودھ نہیں پیتا ہے (٤) زینب گائے کا گوشت نہیں کھاتی ہے (٥) خلیل نے اللہ کی کتاب کو لیا (٦) اللہ کا بندہ اللہ

کی کتاب پڑھتا ہے۔

(قاعدہ) اوپر کے جملوں کو غور سے دیکھئے۔ ان میں "فاعل" کے بعد مرکب اضافی ہے۔ مرکب اضافی میں مضاف الیہ پر تو زیر ہی رہتا ہے لہٰذا مَفعُولٌ بِہٖ کا زبر مضاف پر لگتا ہے دیکھ لیجیے، ہر جملہ کے آخر میں آنے والے مرکبّ اضافی میں مضاف پر زبر ہے۔ دو زبر اس لئے نہیں ہیں کہ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ ذرا آخری جملہ نمبر (۶) دیکھئے اس میں فعل کے بعد دو مرکب اضافی ہیں پہلا مرکب اضافی "عَبدُ اللّٰہِ" فاعل ہے اسی لئے مضاف عَبدُ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ دوسرا مرکب اضافی کِتَابَ اللّٰہِ مَفعُولٌ بِہٖ ہے لہٰذا "کِتَا بَ" کے آخری حرف پر زبر ہے۔

مشق (۱) عربی بنایئے:۔ (۱) مریم نے پھل کھایا (۲) گائے پانی پیتی ہے (۳) میں روٹی نہیں کھاؤں گا (۴) کیا تو کھانا کھائے گا؟ (۵) باپ بیٹے پر رحم کرتا ہے (۶) میں نے بکری کا دودھ نہیں پیا (۷) میں مال جمع نہیں کرتا ہوں (۸) کیا تو چائے کی پیالی پیئے گا؟ (۹) کیا میں نے گیہوں کی روٹی کھائی اور جو کی روٹی نہیں کھائی۔ (۱۰) کیا تو گائے کا گوشت کھاتی ہے؟

مشق (۲) جملے صحیح کیجئے:۔ یَأْکُلُ زَیدُ اَلخُبزٌ (۲) جَمَعْتُ مَالٌ (۳) قَرَأَتْ مَرْیَمًا قُرْآنٌ (۴) سَمِعَ حَامِدًا نَبَأٌ (۵) أَخَذَ ذَاکِرًا قَلَمُ الرَّصَاصِ ؛

۵- اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

پانچواں سبق

ثَقُلَ : وہ بھاری ہوا - ضَعُفَ : وہ کمزور ہوا - طَهُرَ : وہ پاک ہوا - مَرِضَ : وہ بیمار ہوا - غَضِبَ : وہ غصہ ہوا، غضبناک ہوا - نَدِمَ : وہ پچتایا، نادم ہوا

(۱) ثَقُلَ الْكِتَابُ (۲) ضَعُفَتِ الْمَرْأَةُ (۳) طَهُرَ الْمَاءُ (۴) مَرِضَتِ الْاُمُّ (۵) غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (۶) نَدِمَ التِّلْمِيْذُ (۷) لَا يَضْعُفُ الْمُؤْمِنُ (۸) يَغْضَبُ الْاَبُ عَلٰى اِبْنِهٖ (۹) لَا يَطْهُرُ الْكَلْبُ (۱۰) أَنَا نَادِمٌ

(ترجمہ) (۱) کتاب بھاری ہوئی (۲) عورت کمزور ہوئی (۳) پانی پاک ہوا (۴) ماں بیمار ہوئی (۵) اللہ اس پر غصہ ہوا (۶) شاگرد پچتایا (۷) مومن کمزور نہیں ہوتا ہے (۸) باپ اپنے بیٹے پر غصہ ہوتا ہے (۹) کتا پاک نہیں ہوتا ہے (۱۰) میں شرمندہ ہوں -

(۱) مَنْ خَلَقَكَ ؟ (۲) خَلَقَنِي اللّٰهُ (۳) مَنْ ضَرَبَتْكِ ؟ (۴) ضَرَبَتْنِي الْاُخْتُ (۵) مَنْ قَتَلَهَا ؟ (۶) قَتَلَهَا حَامِدٌ (۷) مَنْ نَصَرَهٗ ؟ (۸) نَصَرَهُ اللّٰهُ (۹) مَنْ يَنْصُرُكَ (۱۰) يَنْصُرُنِي اللّٰهُ (۱۱) مَنْ يَأْمُرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ ؟ (۱۲) يَأْمُرُنِي اللّٰهُ بِالْمَعْرُوْفِ (۱۳) ؟ (۱۴) نَعَمْ اَعْرِفُهٗ وَ يَعْرِفُنِي (۱۵) لَا، أَنَا لَا اَعْرِفُهٗ -

(ترجمہ) (۱) تجھے کس نے پیدا کیا ؟ (۲) مجھے اللہ نے پیدا کیا (۳) تجھے (مونث) کو کس (مونث) نے مارا ؟ (۴) مجھے بہن نے مارا (۵) اس (مونث)

کو کس نے قتل کیا؟ (۶) اس مؤنث کو حامد نے قتل کیا (۷) اس کی مدد کس نے کی؟ (۸) اسکی مدد اللہ نے کی (۹) تیری مدد کون کریگا؟ (۱۰) میری مدد اللہ کرے گا (۱۱) تجھے بھلائی کا حکم کون دیتا ہے؟ (۱۲) مجھے اللہ بھلائی کا حکم دیتا ہے (۳) کیا تو اسے پہچانتا ہے؟ (۱۴) ہاں میں اسے پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتا ہے (۱۵) نہیں میں اسے نہیں پہچانتا ہوں۔

(قاعدہ) فعل لازم اور فعل متعدّی | وہ فعل جو فاعل پر ختم ہو جائے فعل لازم کہلاتا ہے۔ ایسے فعل کے بعد "مفعول بہٖ" نہیں آتا۔

وہ فعل جو فاعل پر ختم نہ ہو بلکہ فاعل کے بعد مفعول بہ یعنی ایسے نام کو بھی چاہیے جس پر کام کیا گیا ہو یا جسکے ساتھ کام کیا گیا ہو فعل متعدّی کہلاتا ہے۔

مزید پہچان کے لئے یوں سمجھئے کہ جب کوئی فعل منہ سے بولیں اور اس کے بعد یہ سوال پیدا ہو کہ کون؟ یا کس نے؟ تو وہ فعل لازم ہوگا لیکن اگر کون یا کس نے کے سوال کے بعد "کسے؟ کس کو؟" کا سوال بھی پیدا ہو سکے تو وہ فعل متعدی ہوگا۔ مثلاً ہم فعل "بیمار ہوا" کہیں تو سوال پیدا ہوگا کون؟ یعنی کون بیمار ہوا؟ اس کے بعد یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ کسے یا کس کو؟ کیونکہ بیمار ہوا۔ "مَرِضَ" فعل لازم ہے۔ اس کے برخلاف اگر ہم کہیں قَتَلَ، مار ڈالا تو ایک سوال پیدا ہوگا "کس نے مار ڈالا" اور دوسرا سوال پیدا ہوگا "کس کو یا کسے مار ڈالا" لہذا "قَتَلَ" فعل متعدی ہے۔

عربی میں "فعل متعدی" معلوم کرنے کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اس فعل کے آخر میں اس سے متصل "هُ، هَا، كَ، كِ" وغیرہ میں سے کوئی ضمیر

لگا کر اس کے معنے کیجئے۔ اگر معنے ٹھیک بن جائیں تو وہ فعل متعدی ہوگا۔ مثلاً قَتَلَهُ: اس نے اسے قتل کیا۔ ضَرَبَتْهَا: (اس (مونث) نے اس (مونث) کو مارا) نَصَرْتُكَ (میں نے تیری مدد کی) يَنْصُرُكِ (وہ تیری (مونث کی) مدد کرتا ہے) ضَرَبَنِي (اس نے مجھے مارا) يَعْرِفُنِي (وہ مجھے پہچانتا ہے) اگر معنے ٹھیک نہ بیٹھیں تو وہ فعل لازم ہوگا مثلاً جَلَسْتُ لَكَ: میں تجھے بیٹھا اور ضَحِكَهُ: وہ اسے ہنسا۔

یہاں یہ بات یاد رکھئے کہ "ي" جب فعل کے بعد آتی ہے تو "ي" اور فعل کے درمیان ایک "ن" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ فعل کا آخری حرف اپنی ایک حرکت رکھتا ہے۔ اور "ي" اپنے سے پہلے زیر چاہتی ہے لہذا "فعل" اور "ي" میں سمجھوتہ کرانے کے لئے یہ "نون" لایا جاتا ہے۔ دیکھئے "ضَرَبَ" کے بعد "ي" جوڑنا ہو تو فعل کی آخری "ب" بضد ہوتی ہے کہ اسے زیر نہ کیا جائے۔ ادھر "ي" کا اصرار ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کے حرف پر زیر ہو۔ ایسے موقع پر دونوں کے درمیان سمجھوتہ کا "ن" بڑھا کر دونوں کو خوش کر دیا جاتا ہے جیسے: ضَرَبَنِي (اس نے مجھے مارا)

خوب سمجھ لیجئے کہ جس فعل کے آخر میں ان ضمیروں میں سے کوئی ضمیر لگی ہوئی ہو وہ فعل متعدّی ہوگا۔

اردو میں فعل متعدی کی آسان پہچان یہ ہے کہ اس سے فعل ماضی کے ترجمہ میں فاعل کے بعد "نے" آتا ہے مثلاً حامد نے کھایا، میں نے پیا۔ اگر "نے" نہ آئے تو وہ فعل لازم ہوتا ہے۔ جیسے حامد ہنسا، میں بیٹھا۔

ہم نے چوتھے سبق میں بتایا ہے کہ جملہ فعلیہ میں پہلے "فعل" پھر "فاعل" پھر "مفعول بہ" آتا ہے اور یہ ایسی شکل میں جب کہ "مفعول بہ" ظاہر نام ہو۔ لیکن جب "مفعول بہ" هٗ، هَا، كَ، كِ، يِ میں سے کوئی ضمیر ہو تو فعل کے بعد پہلے یہ ضمیر جو "مفعول بہ" ہوتی ہے آئیگی اور پھر فاعل مثلاً خَلَقَنِيَ اللّٰهُ (مجھے اللہ نے پیدا کیا) میں "اللہ" فاعل ہے اور "يِ" کے بعد آیا ہے جو "مفعول بہ" ہے۔

مشق (۱) مندرجہ ذیل فعلوں میں سے فعل لازم اور فعل متعدی الگ الگ لکھیے:-

(۱) نَصَرَ (۲) يَقْتُلُ (۳) ضَرَبْتُ (۴) صَغُرَتْ (۵) يَضْعُفُ (۶) تَأْمُرِيْنَ (۷) نَفَعْتُ (۸) سَمِعَ (۹) يَأْخُذُ (۱۰) يَقْرَأُ (۱۱) نَكْتُبُ (۱۲) أَكْبُرُ (۱۳) ثَقُلْتُ (۱۴) آكُلُ (۱۵) أَشْرَبُ (۱۶) يَسُوْمُ (۱۷) تَنْدَمِيْنَ (۱۸) طَهُرَ (۱۹) أَعْمُرُ (۲۰) فَهِمْتُ

مشق (۲) عربی (جملہ اور اس کی ترتیب) صحیح کیجئے:-

(۱) يَنْصُرُ اللّٰهُ لَكَ (۲) ضَرَبَتْ الأُسْتَاذَةُ هَا (۳) يَأْكُلُ خُبْزٌ حَامِداً (۴) ضَرَبَ يِ الأَبُ (۵) تَأْكُلُ طَعَاماً مَرْيَمُ

مشق (۳) عربی بنایئے:- (۱) اسے کس نے مارا؟ (۲) اسے حامد نے مارا (۳) تیری مدد کون کرے گا (۴) میری مدد اللہ کریگا (۵) کیا تو نے اسے قتل نہیں کیا؟ (۶) ہاں میں نے اسے قتل نہیں کیا (۷) میں نے خبر نہیں سنی (۸) مجھے اللہ نے پیدا کیا اور وہ میرا رب ہے (۹) خلیل کی لڑکی بیمار ہوئی (۱۰) میں تجھے (مونث کو) نہیں پہچانتا ہوں۔

۶- الدرس السّادس

(۶- چھٹا سبق)

(۱) هٰذَا مَكْتُوْبٌ (۲) هٰذَا مَعْلُومٌ (۳) هُوَ مَقْتُوْلٌ (۴) أَنْتَ مَنْصُوْرٌ وَمَرْيَمُ مَنْصُوْرَةٌ (۵) أَنَا مَخْلُوْقٌ (۶) هُوَ مَعْرُوْفٌ وَهِيَ مَعْرُوْفَةٌ (۷) اَلْخُبْزُ مَأْكُوْلٌ (۸) اَلْمَاءُ مَشْرُوْبٌ (۹) اَلْأُسْتَاذَةُ ضَارِبَةٌ وَالتِّلْمِيْذَةُ مَضْرُوْبَةٌ (۱۰) اَللّٰهُ آمِرٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ۔

(ترجمہ) (۱) یہ لکھا ہوا ہے (۲) یہ جانا ہوا ہے (۳) وہ قتل کیا ہوا ہے (۴) تو مدد کیا ہوا ہے اور مریم مدد کی ہوئی ہے (۵) میں پیدا کیا ہوا ہوں (۶) وہ پہچانا ہوا ہے اور وہ (مونث) پہچانی ہوئی ہے (۷) روٹی کھائی ہوئی ہے (۸) پانی پیا ہوا ہے (۹) استانی مارنے والی ہے اور شاگردنی پٹی ہوئی ہے (۱۰) اللہ حکم دینے والا ہے اور میں حکم دیا ہوا ہوں۔

(قاعدہ) جس طرح ایک فعل سے اس کام کو کرنے والے کے لئے "اسم فاعل" کی شکل بنائی جاتی ہے اسی طرح فعل سے اس چیز کے لئے جس پر وہ کام واقع ہوا ہو ایک شکل "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر بنائی جاتی ہے مثلاً كَتَبَ سے مَكْتُوْبٌ: لکھا ہوا۔ مونث مَكْتُوْبَةٌ لکھی ہوئی فَتَحَ سے مَفْتُوْحٌ: کھولا ہوا۔ مَفْتُوْحَةٌ: کھولی ہوئی۔

اسم مفعول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی کی پہلی شکل کے شروع میں "م" لگا کر اس "م" کے بعد آنے والے حرف کو جزم لگا دیا جائے آخری حرف سے پہلے "و" بڑھایا جائے۔ اور اس "و" سے پہلے حرف پر پیش کر دیا جائے۔ یہ مذکر کی شکل ہوگی۔ مونّث بنانے کے لئے حسب قاعدہ مذکر کے آخر میں "ةٌ" کا اضافہ کر دیا جائے۔

یہ یاد رکھئے کہ اسم مَفعُولٌ لازم فعل سے نہیں بنتا بلکہ متعدی فعلوں سے بنایا جاتا ہے۔

(۱) اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ (۲) اَلْکِتَابُ مَفْتُوحٌ وَالْکُرَّاسَةُ مَفْتُوحَةٌ (۳) أَنْتِ مَرْحُومَةٌ (۴) النَّبَاءُ مَسْمُوعٌ (۵) اَلْکِتَابُ مَقْرُوءٌ (۶) السَّیَّارَةُ مَصْنُوعَةٌ (۷) النَّبَأُ مَکْذُوبٌ (۸) ذٰلِکَ مَتْرُوکٌ (۹) هِیَ مَاخُوذَةٌ (۱۰) هُوَ مَجْهُولٌ وَهِیَ مَجْهُولَةٌ (۱۱) هٰذَا مَفْهُومٌ (۱۲) اَلْفَاکِهَةُ مَأْکُولَةٌ۔

(ترجمہ) (۱) دروازہ کھلا ہوا ہے (۲) کتاب کھلی ہوئی ہے اور کاپی کھلی ہوئی ہے (۳) تو رحم کی ہوئی ہے (۴) خبر سنی ہوئی ہے (۵) کتاب پڑھی ہوئی ہے (۶) موٹر بنائی ہوئی ہے (۷) خبر جھوٹ کہی ہوئی ہے (۸) وہ چھوڑا ہوا ہے (۹) وہ مؤنّث) پکڑی ہوئی ہے (۱۰) وہ نہ جانا ہوا ہے اور وہ نہ جانی ہوئی ہے (۱۱) یہ سمجھا ہوا ہے (۱۲) پھل کھایا ہوا ہے۔

مشق (۱) مندرجہ ذیل فعلوں میں سے جن سے اسم مفعول بن سکتا ہو۔

مُذکّر اور مؤنّث کی شکلیں مع معنے لکھئے :۔

(۱) صَغُرَ (۲) عَلِمَ (۳) مَرِضَ (۴) قَرَأَ (۵) کَتَبَ (۶) اَخَذَ (۷) أَمَرَ (۸) طَهُرَ (۹) سَمِعَ (۱۰) فَهِمَ (۱۱) ضَرَبَ (۱۲) عَرَفَ (۱۳) عَمِلَ (۱۴) کَسِبَ (۱۵) نَدِمَ۔

مشق (۲) عربی بنایئے :۔

(۱) مال کمایا ہوا ہے (۲) لڑکی شرمندہ ہے (۳) یہ مرکبا ہوا ہے؟ (۴) چائے پی ہوئی ہے (۵) خبر نہ جانی ہوئی ہے (۶) دفتر جانا ہوا ہے (۷) مال جمع کیا ہوا ہے (۸) خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں، میں سچا ہوں اور یہ جانا ہوا ہے (۹) یہ لکھا ہوا ہے (۱۰) یہ پڑھنے والی اور لکھنے والی ہے ؛

مشقوں کے صحیح حل

پہلا سبق۔ مشق (١) فعل مضارع کی پانچوں شکلیں :-

(١) هُوَ	(٢) هِيَ	(٣) أَنْتَ	(٤) أَنْتِ	(٥) أَنَا
يَذْهَبُ وہ جاتا ہے یا جائے گا	تَذْهَبُ وہ جاتی ہے یا جائے گی	تَذْهَبُ تو جاتا ہے یا جائے گا	تَذْهَبِيْنَ تو جاتی ہے یا جائے گی	أَذْهَبُ میں جاتا ہوں یا جاؤں گا میں جاتی ہوں یا جاؤں گی
يَصْنَعُ وہ بناتا ہے یا بنائے گا (struck through)	تَصْنَعُ وہ بناتی ہے یا بنائے گی	تَصْنَعُ تو بناتا ہے یا بنائے گا	تَصْنَعِيْنَ تو بناتی ہے یا بنائے گی	أَصْنَعُ میں بناتا ہوں یا بناؤں گا میں بناتی ہوں یا بناؤں گی
يَقْرَأُ وہ پڑھتا ہے یا وہ پڑھے گا	تَقْرَأُ وہ پڑھتی ہے یا وہ پڑھے گی	تَقْرَأُ تو پڑھتا ہے یا پڑھے گا	تَقْرَئِيْنَ تو پڑھتی ہے یا پڑھے گا	أَقْرَأُ میں پڑھتا ہوں یا پڑھوں گا میں پڑھتی ہوں یا پڑھوں گی
يَجْهَلُ وہ جہالت کرتا ہے یا کرے گا	تَجْهَلُ وہ جہالت کرتی ہے یا کرے گی	تَجْهَلُ تو جہالت کرتا ہے یا کریگا	تَجْهَلِيْنَ تو جہالت کرتی ہے یا کریگی	أَجْهَلُ میں جہالت کرتا ہوں یا کروں گا میں جہالت کرتی ہوں یا کروں گی
يَعْلَمُ وہ جانتا ہے یا جانیگا	تَعْلَمُ وہ جانتی ہے یا جانے گی	تَعْلَمُ تو جانتا ہے یا جانے گا	تَعْلَمِيْنَ تو جانتی ہے یا جانے گی	أَعْلَمُ میں جانتا ہوں یا جانوں گا میں جانتی ہوں یا جانوں گی
يَفْهَمُ وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا	تَفْهَمُ وہ سمجھتی ہے یا سمجھے گی	تَفْهَمُ تو سمجھتا ہے یا سمجھے گا	تَفْهَمِيْنَ تو سمجھتی ہے یا سمجھے گی	أَفْهَمُ میں سمجھتا ہوں یا سمجھوں گا میں سمجھتی ہوں یا سمجھوں گی
يَنْفَعُ وہ فائدہ پہنچاتا ہے یا پہنچائے گا	تَنْفَعُ وہ فائدہ پہنچاتی ہے یا پہنچائے گی	تَنْفَعُ تو فائدہ پہنچاتا ہے یا پہنچائے گا	تَنْفَعِيْنَ تو فائدہ پہنچاتی ہے یا پہنچائے گی	أَنْفَعُ میں فائدہ پہنچاتا ہوں یا پہنچاؤں گا یا پہنچاتی ہوں یا پہنچاؤں گی
يَرْحَمُ وہ مہربانی کرتا ہے یا کریگا	تَرْحَمُ وہ مہربانی کرتی ہے یا کریگی	تَرْحَمُ تو مہربانی کرتا ہے یا کرے گا	تَرْحَمِيْنَ تو مہربانی کرتی ہے یا کریگی	أَرْحَمُ میں مہربانی کرتا ہوں یا کروں گا مہربانی کرتی ہوں یا کروں گی
يَعْمَلُ وہ کام کرتا ہے یا کریگا	تَعْمَلُ وہ کام کرتی ہے یا کریگی	تَعْمَلُ تو کام کرتا ہے یا کریگا	تَعْمَلِيْنَ تو کام کرتی ہے یا کریگی	أَعْمَلُ میں کام کرتا ہوں یا کروں گا کرتی ہوں یا کروں گی
يَجْمَعُ وہ جمع کرتا ہے یا جمع کریگا	تَجْمَعُ وہ جمع کرتی ہے یا کریگی	تَجْمَعُ تو جمع کرتا ہے یا جمع کریگا	تَجْمَعِيْنَ تو جمع کرتی ہے یا جمع کرے گی	أَجْمَعُ میں جمع کرتا ہوں یا جمع کروں گا میں جمع کرتی ہوں یا کروں گی

مشق (۲) مضارع میں "ع" کی حرکت

ع پر زبر	ع پر زیر	ع پر پیش
(۲) و (۳) (۴) و (۷)	(۸)	(۱) و (۵) و (۶)

دوسرا سبق :- مشق (۱) ماضی اور مضارع کی 'ع' کی حرکت:

(۱) نَصَرَ يَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ (۳) قَتَلَ يَقْتُلُ

عَ عُ عَ عِ عَ عُ

(۴) رَجَعَ يَرْجِعُ (۵) شَعَرَ يَشْعُرُ (۶) فَهِمَ يَفْهَمُ

عَ عِ عَ عُ عِ عَ

(۷) فَعَلَ يَفْعَلُ (۸) خَلَقَ يَخْلُقُ (۹) كَذَبَ يَكْذِبُ

عَ عَ عَ عُ عَ عِ

(۱۰) شَرِبَ يَشْرَبُ

عِ عَ

مشق (۲) عربی بتائیے (۱) أَتَجْلِسِيْنَ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲) مَنْ تَكْسِبُ وَمَنْ تَجْلِسُ (۳) اللّٰهُ يَسْمَعُ وَهُوَ يَعْلَمُ (۴) إِلَى مَنْ تَنْظُرِيْنَ؟ (۵) بِمَ تَسْمَعُ؟ (۶) أَنَا أَنْظُرُ بِالْعَيْنِ (۷) أَكْتُبُ بِالْيَدِ (۸) أَنَا أَقْرَأُ فِي الْقُرْآنِ (۹) يَرْجِعُ حَامِدٌ إِلَى الْبَيْتِ (۱۰) نَضْرِبُ الْأُسْتَاذَةَ

تیسرا سبق :- مشق (۱) عربی بنائیے :-

(۱) أَمَا أَكَلْتَ؟ (۲) أَلَا تَأْكُلُ؟ (۳) بَلَى آكُلُ (۴) سَأَذْهَبُ (۵) سَوْفَ لَا آكُلُ

(۶) سَأَرْجِعُ (۷) وَاللّٰهِ، سَوْفَ لَا أَكْذِبُ (۸) وَرَبِّي، أَنَا صَادِقٌ (۹) يَأْمُرُ

اللّٰهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَأْمُرُ الشَّيْطَانُ بِالْمُنْكَرِ (۱۰) سَوْفَ لَا يَنْفَعُ۔

مشق (۲) جملے درست کیجئے:-

(۱) أَمَا ذَهَبْتَ؟ (۲) أَلَا يَأْكُلُ؟ (۳) سَوْفَ لَا أَقْرَأُ (۴) أَنْتِ تَرْجِعِيْنَ ثُمَّ أَنَا أَرْجِعُ (۵) سَوْفَ يَأْكُلُ۔

چوتھا سبق ۔ مشق (۱) عربی بنایئے: (۱) أَكَلَتْ مَرْيَمُ فَاكِهَةً (۲) تَشْرَبُ الْبَقَرَةُ مَاءً (۳) سَوْفَ لَا آكُلُ خُبْزًا (۴) أَنَأْكُلُ الطَّعَامَ؟ (۵) أَيَرْحَمُ الْأَبُ الْإِبْنَ (۶) مَا شَرِبْتُ لَبَنَ الشَّاةِ (۷) أَنَا لَا أَجْمَعُ مَالًا (۸) أَتَشْرَبُ فِنْجَانَ الشَّايِ؟ (۹) أَكَلْتُ خُبْزَ الْحِنْطَةِ وَمَا أَكَلْتُ خُبْزَ الشَّعِيْرِ (۱۰) أَتَأْكُلِيْنَ لَحْمَ الْبَقَرَةِ؟

مشق (۲) جملے صحیح کیجئے:- يَأْكُلُ زَيْدٌ خُبْزًا (۲) جَمَعْتُ مَالًا (۳) قَرَأَتْ مَرْيَمُ الْقُرْآنَ (۴) سَمِعَ حَامِدٌ نَبَأً (۵) أَخَذَ ذَاكِرٌ قَلَمَ الرَّصَاصِ۔

پانچواں سبق مشق (۱) لازم اور متعدی افعال:

متعدی	لازم
(۱) و [illegible] (۳) و (۶) و (۷) و (۸) و (۹) و [illegible] (۱۴) و (۱۵) و (۱۹) (۲۰)	(۲) و (۵) و (۱۲) و (۱۳) و (۱۶) و (۱۷) و (۱۸)

مشق (۲) [illegible]بی جملے اور ترتیب درست کیجئے:- (۱) يَنْصُرُكَ اللّٰهُ (۲) قَرَأَتْهَا الْأُسْتَاذَةُ (۳) يَأْكُلُ حَامِدٌ خُبْزًا (۴) ضَرَبَنِي الْأَبُ (۵) تَأْكُلُ مَرْيَمُ طَعَامًا۔

مشق (۳) عربی بنایئے:- (۱) مَنْ ضَرَبَهُ؟ (۲) ضَرَبَهُ حَامِدٌ (۳) مَنْ يَنْصُرُكَ؟ (۴) يَنْصُرُنِي اللّٰهُ (۵) أَمَا قَتَلْتَهُ؟ (۶) نَعَمْ، مَا قَتَلْتُهُ (۷) مَا سَمِعْتُ النَّبَأَ

(۸) خَلَقَنِي اللّٰہُ وَھُوَ رَبِّیْ (۹) مَرِضَتْ بِنْتُ خَلِيْلٍ (۱۰) أَنَا لَا أَعْرِفُكِ

چھٹا سبق، مشق (۱) اسم مفعول مذکر و مؤنث مع معنے:۔

(۱) نہیں بنے گا (۲) مَعْلُوْمٌ : جانا ہوا (مؤنث) مَعْلُوْمَةٌ : جانی ہوئی (۳) نہیں بنے گا (۴) مَقْرُوْءٌ : پڑھا ہوا (مؤنث) مَقْرُوْءَةٌ : پڑھی ہوئی (۵) مَكْتُوْبٌ : لکھا ہوا (مؤنث) مَكْتُوْبَةٌ : لکھی ہوئی (۶) مَأْخُوْذٌ : پکڑا ہوا ۔ (مؤنث) مَأْخُوْذَةٌ : پکڑی ہوئی (۷) مَأْمُوْرٌ : حکم دیا ہوا (مؤنث) مَأْمُوْرَةٌ : حکم دی ہوئی ۔ (۸) نہیں بنے گا (۹) مَسْمُوْعٌ : سُنا ہوا (مؤنث) : مَسْمُوْعَةٌ : سنی ہوئی (۱۰) مَفْهُوْمٌ : سمجھا ہوا (مؤنث) مَفْهُوْمَةٌ سمجھی ہوئی ۔ (۱۱) مَضْرُوْبٌ : مارا ہوا (مؤنث) مَضْرُوْبَةٌ : ماری ہوئی (۱۲) مَعْرُوْفٌ : پہچانا ہوا (مؤنث) مَعْرُوْفَةٌ : پہچانی ہوئی (۱۳) مَعْمُوْلٌ : کام کیا ہوا (مؤنث) مَعْمُوْلَةٌ : کام کی ہوئی ۔ (۱۴) مَكْسُوْبٌ : کمایا ہوا (مؤنث) مَكْسُوْبَةٌ : کمائی ہوئی (۱۵) نہیں بنے گا ۔

مشق (۲) عربی بنایئے : (۱) اَلْمَالُ مَكْسُوْبٌ (۲) اَلْبِنْتُ نَادِمَةٌ (۳) هٰذَا مَقْتُوْلٌ (۴) اَلشَّايُ مَشْرُوْبٌ (۵) اَلْخَبَرُ مَجْهُوْلٌ (۶) اَلْمَكْتَبُ مَعْلُوْمٌ (۷) اَلْمَالُ مَجْمُوْعٌ (۸) وَاللّٰہِ أَنَا لَا أَكْذِبُ أَنَا صَادِقٌ وَهٰذَا مَعْلُوْمٌ (۹) هٰذَا مَكْتُوْبٌ (۱۰) هٰذِهٖ قَارِئَةٌ وَكَاتِبَةٌ ۔

بار پنجم ۱۰۰۰
ناشر .... عزیز الرحمٰن
کتابت .... مجید الرقم
طباعت ....

رفاقت نمبر تکمیل ۱۰ / ۲ / ۲۰۰۴ الاول حصہ ۲